حکیم محمد موسیٰ امرتسری
ڈاکٹر محمد مسعود احمد
پروفیسر شاہ فرید الحق
سید ریاست علی شاہ
علامہ شمس الحسن شمس
محمد فاروق القادری
مولانا محمد صادق
سید وجاہت رسول
علامہ سید شجاعت علی
عبد الحکیم شاہجہانپوری
سید نور محمد قادری
پروفیسر عبید اللہ قادری
پروفیسر محمد ابرار احمد
علامہ محمد احمد مصباحی
عبد المجتبیٰ رضوی (انڈیا)
سید جمال الدین (دہلی)

تعارفِ کتاب

نام کتاب	------	مجالسِ علماء
تحریر	------	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی
موضوع کتاب	------	علمائے کرام کی یادیں
ماخذ	------	اوراقِ جہانِ رضا
تعارفِ کتاب	------	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی
مقدمۂ کتاب	------	جرسِ کارواں-سردار محمد اکرم بٹر، ایڈووکیٹ
تمہیدی باتیں	------	محمد عالم مختارِ حق
تحریک	------	سردار محمد اکرم بٹر، ایڈووکیٹ
مرتب ونگرانِ طباعت	------	محمد عالم مختارِ حق
سال تالیف وترتیب	------	۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء
ناشر	------	مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، لاہور
طابع	------	کاروان پریس، لاہور
قیمت	------	۳۰۰ روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، لاہور ○ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور ○ شبیر برادرز، اردو بازار، لاہور ○ مکتبہ قادری رضوی، گنج بخش روڈ، لاہور ○ تمام دینی مکتبے جو ملک کے کسی حصے میں کام کر رہے ہیں۔

ترتیبِ مضامینِ کتاب

- علمائے کرام —— یادوں کے جھروکوں سے (پیرزادہ اقبال احمد فاروقی) ۱۵
- تمہیدی باتیں (محمد عالم مختارِ حق) ۲۰
- جرسِ کارواں (سردار محمد اکرم بٹر ایم-اے) ۲۸
- خیابانِ رضا کے گل ہائے خوش رنگ ۴۳
- // حکیم اہلسنّت حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ العالی ۴۴
- // پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب ایم اے ۴۴
- // پروفیسر شاہ فرید الحق صاحب مدظلہ العالی ۴۵
- // سید ریاست علی شاہ صاحب قادری دامت برکاتہم العالیہ ۴۵
- // علامہ شمس الحسن شمس صاحب بریلوی مدظلہ العالی ۴۵
- // پیر سید صاحبزادہ محمد فاروق القادری ایم اے مدظلہ العالی ۴۶
- // ابوداؤد حضرت مولانا محمد صادق صاحب رضوی مدظلہ العالی ۴۶
- // صاحبزادہ سید وجاہت رسول صاحب قادری مدظلہ العالی ۴۶
- // علامہ سید شجاعت علی صاحب قادری مدظلہ العالی ۴۷
- // حضرت مولانا علامہ عبدالحکیم شاہجہانپوری مدظلہ العالی ۴۷
- // مولانا سید نور محمد صاحب قادری مدظلہ العالی ۴۷
- // ڈاکٹر پروفیسر مجید اللہ قادری-ایم اے ۴۷
- // پروفیسر محمد ابرار احمد صاحب-ایم اے ۴۸
- // علامہ محمد احمد صاحب مصباحی (انڈیا) ۴۸
- // مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی صاحب بنارس (انڈیا) ۴۹

تو وہ مزاروں کے لنگروں کی روٹیوں پر گزارا کرتے ہیں۔ جو لوگ اپنے قافلہ سے جد
ہو جاتے ہیں وہ غول بیابانوں کا شکار ہو جاتے ہیں، آج ان علماء کو سیاسی بھیڑیوں نے
چیر پھاڑ دیا۔ جو کبھی جمعیت علماء پاکستان کا لشکر تھا''۔

قائد کی رحلت کے بعد سینیوں کی جواں سال قیادت کے سامنے ایک خالی میدان
تھا جس میں انہوں نے ''ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا'' کا نعرہ لگا کر اپنا کردار ا
کرنا تھا مگر ہمیں نہایت دکھ سے کہنا پڑتا ہے کہ ہماری جواں سال قیادت بھی سست روی
اور انتشار کا شکار رہی۔ آسمان جمعیت کے ٹوٹے ہوئے تارے خدا معلوم کن خلاؤں
میں گم ہو گئے ہیں''۔ (ماہنامہ جہان رضا جلد نمبر ۱۲ شمارہ نمبر ۱۲۴)

قارئین محترم حضرت علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب کی تحریروں سے ت
وشیریں اقتباسات پیش کیے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ کچھ کرم فرما یہ کہہ دیں کہ علماء کی یادوں
کی کتاب میں تنقیدی تحریروں کا کیا کام لیکن میں نے یہ سب کچھ اس لیے اکٹھا کیا ہے
کہ فاروقی صاحب کی تحریروں کو ماضی کا رونا ہی نہ سمجھ لیا جائے بلکہ فاروقی صاحب
مستقبل کی راہوں کو روشن کرنے کے لیے جو مشعل ہاتھ میں لے کر چل رہے ہیں اس
کا بھی احساس ہو سکے۔

حضرت فاروقی صاحب کی تحریریں ہر دور کے قاری کے لیے ہیں۔ کیونکہ بقول
شاعر

پھر جمع کر رہا ہوں جگر لخت لخت کو
مدت ہوئی ہے دعوت مژگاں کیے ہوئے

خیابانِ رضا کے گل ہائے خوش رنگ

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی قدس سرہ کے افکار و نظریات کی ترجمانی
میں برصغیر پاک و ہند کے علمائے کرام نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔ بیسویں صدی
عیسوی میں اعلیٰ حضرت کی تالیفات میں سے خاصی تعداد چھپی پھر آپ کے احوال اور
مقامات پر مختلف انداز میں بے پناہ کتابیں زیور طبع سے آراستہ ہو کر اہل علم کے سامنے
آئیں۔ ملک کے نامور اہل علم و قلم نے آپ کے تتبع میں شاندار کتابیں لکھ کر
مسلمانوں کے عقائد کی نشو و نما و عشق رسول کو اہل ایمان کے دلوں میں زندہ رکھنے میں
مثالی کام کیا۔ اس میدان میں ''مرکزی مجلس رضا لاہور'' نے عالی جناب حکیم محمد موسیٰ
صاحب امرتسری دامت برکاتہم العالیہ کی نظامت، صدارت اور سرپرستی میں اشاعت
کا جو خصوصی اہتمام ہوا اسے اہل علم و دانش نے ہمیشہ ہدیۂ تحسین پیش کیا ہے۔ مرکزی
مجلس رضا کی کئی سالہ کوششوں سے آج تک سات لاکھ پچاس ہزار سے زائد کتابیں
چھپ کر عوام تک پہنچی ہیں۔ ان کتابوں کی اشاعت و تقسیم نے جہاں اعلیٰ حضرت کے
دینی اور ملی افکار کو عام کیا وہاں ملک کے مایہ ناز اہل علم و قلم کو تازہ ولولہ دیا ہے تاکہ وہ
اپنے علم و فضل کی دولت کو عوام الناس تک پہنچانے کے لیے اپنا کردار ادا کر سکیں۔

الحمد للہ آج خیابان رضا کی بہاریں ہر دل کو معطر اور تر و تازہ کر رہی ہیں برصغیر
پاک و ہند اور اس سے باہر ایسے سیکڑوں اہل قلم پیدا ہو گئے ہیں جو اپنے اپنے انداز
میں کام کر رہے ہیں۔ آج سے ہم ''جہان رضا'' میں ایسے حضرات کا مختصر تعارف پیش
کرنے کا ایک سلسلہ شروع کر رہے ہیں جو اعلیٰ حضرت کے علوم و افکار کی خوشبوئیں اور
ضیائیں لوگوں تک پہنچانے میں مصروف ہیں۔ یہ سلسلہ ''خیابان رضا کے گلہائے خوش